بغیر احرام جس میقات سے گزرے اسی میقات سے احرام باندھنے سے دم ساقط ہوگا؟

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے جاننے والے حج کے لیے گئے ہیں۔ پہلے مدینہ شریف گئے تھے، وہاں سے مکہ شریف جانا تھا، لیکن گروپ میں موجود ایک عورت کو ماہواری شروع ہوگئی، جس کی وجہ سے اس نے مکہ شریف جاتے ہوئے احرام کی نیت نہیں کی اور میقات سے احرام کے بغیر گزر گئی۔ مکہ شریف پہنچ کر معلوم ہوا کہ اس حالت میں بھی میقات سے احرام کی نیت ضروری ہے۔ پھر کسی نے بتایا کہ میقات پر واپس جاکر احرام باندھنے سے دم لازم نہیں رہتا، تو اس نے طائف جاکر احرام کی نیت کرلی۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایسی صورت میں کسی بھی میقات پر واپس جاکر احرام باندھنے سے دم ساقط ہوجاتا ہے یا پھر جس میقات سے احرام کے بغیر گزرے ہوں، خاص اسی میقات پر جانے سے دم ساقط ہوتا ہے؟

سائل : مقصود (صدر، کراچی)

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں جب ان خاتون نے مکۃ المکرمہ سے واپس طائف کی میقات پر جاکر وہاں سے احرام کی نیت کی، تو دم ساقط یعنی معاف ہوگیا، اگرچہ ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ جس میقات سے احرام کے بغیر گزرے ہوں، اسی میقات پر واپس جاکر احرام کی نیت اور تلبیہ کہی جائے، لیکن اگر دوسرے میقات پر جاکر

احرام باندھ کر تلبیہ کہہ لی جائے، تو بھی جائز اور دم معاف ہو جاتا ہے۔ البتہ پہلی بار جو وہ میقات سے احرام کے بغیر گزر گئی تھیں، اس جرم کی توبہ ان پر لازم ہے کہ وہ گناہ ہوا تھا۔

میقات سے احرام کے بغیر گزرنے کے متعلق تنویر الابصار و درِ مختار میں ہے: ”(المواقیت) ای المواضع التی لا یجاوزھا مرید مکۃ الا محرما۔۔۔(وحرم تاخیر الاحرام عنھا لمن) ای: لآفاقی (قصد دخول مکۃ) یعنی الحرم (ولو لحاجۃ) غیر الحج، ملخصا“ ترجمہ: میقات یعنی وہ جگہیں کہ جہاں سے مکہ مکرمہ کے ارادے سے جانے والا احرام کے بغیر نہیں گزر سکتا اور **جس آفاقی کا مکہ مکرمہ یعنی حرم میں جانے کا ارادہ ہو، اُس کے لیے اس جگہ (یعنی میقات) سے احرام کو مؤخَّر کرنا حرام ہے،** اگرچہ وہ حج کے علاوہ کسی دوسرے کام کے لیے جا رہا ہو۔

آفاقی کسے کہتے ہیں، اس کے متعلق درِ مختار کے حاشیۂ رافعی میں ہے: ”الآفاقی ھو من کان خارج المواقیت“ ترجمہ: آفاقی میقات کے باہر والے شخص کو کہتے ہیں۔ (الدر المختار مع رد المحتار، ج3، ص548۔552، مطبوعہ کوئٹہ)

کسی بھی میقات پر واپس جا کر احرام کی نیت کرنے سے دم معاف ہو جاتا ہے۔ چنانچہ تنویر الابصار و درِ مختار میں ہے: ”(آفاقی۔۔۔ جاوز وقتہ، ثم احرم لزمہ دم، کما اذا لم یحرم، فان عاد) الی میقاتٍ ما (ثم احرم ۔۔۔ ولبی سقط دمہ)، ملخصا“ ترجمہ: آفاقی نے اپنے میقات سے گزر جانے کے بعد احرام باندھا، تو اس پر دم لازم ہے، جیسا کہ اگر احرام نہ باندھا (تو بھی دم لازم ہے)، **تو اگر وہ کسی بھی میقات پر واپس آیا، پھر احرام باندھا اور تلبیہ کہی، تو دم معاف ہو گیا۔**

جس میقات سے احرام کے بغیر گزرے تھے، اسی پر واپس جا کر احرام باندھنا بہتر ہے۔ چنانچہ درِ مختار کے الفاظ ”الی میقات ما“ کے تحت رد المحتار میں ہے: ”المراد ایّ میقات کان، سواء کان میقاتہ الذی جاوزہ غیر محرم او غیرہ، اقرب او ابعد، لانھا کلھا فی حق المحرم سواء، والاَولی ان یحرم من وقتہ، بحر عن المحیط“ ترجمہ: مراد یہ ہے کہ کوئی سا بھی میقات ہو، برابر ہے کہ وہی میقات ہو کہ جس سے وہ

احرام کے بغیر گزرا تھا یا دوسرا میقات ہو، اس سے نزدیک ہو یا دور ہو، کیونکہ احرام باندھنے والے شخص کے حق میں تمام میقات برابر ہیں **اور اُسی اپنے میقات سے احرام باندھنا بہتر ہے**۔ یہ مسئلہ بحر میں محیط کے حوالے سے لکھا ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، ج 3، ص 704۔707، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **"میقات اُس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکہ معظمہ کے جانے والے کو بغیر احرام وہاں سے آگے جانا، جائز نہیں، اگرچہ تجارت وغیرہ کسی اور غرض سے جاتا ہو۔۔۔(مزید فرماتے ہیں:) میقات کے باہر سے جو شخص آیا اور بغیر احرام مکۂ معظمہ کو گیا، تو اگرچہ نہ حج کا ارادہ ہو، نہ عمرہ کا، مگر حج یا عمرہ واجب ہو گیا۔ پھر اگر میقات کو واپس نہ گیا، یہیں احرام باندھ لیا، تو دم واجب ہے اور میقات کو واپس جا کر احرام باندھ کر آیا، تو دم ساقط۔ ملخصا"** (بہارِ شریعت، حصہ 6، ج 1، ص 1067، ص 1191، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

میقات سے احرام کے بغیر گزرنے کے گناہ سے توبہ لازم ہونے کے متعلق کتاب "27 واجباتِ حج اور تفصیلی احکام" میں ہے: **"یہ شخص گناہگار بھی ہوا، ہاں اگر جان بوجھ کر نہ کیا، تو گناہ نہیں ہوا۔ اس پر واجب ہے کہ واپس جا کر کسی بھی میقات سے احرام باندھے یعنی احرام کی نیت اور تلبیہ دونوں میقات سے کر کے پھر دوبارہ آئے، ایسی صورت میں دَم ساقط ہو جائے گا۔۔۔ البتہ گناہ ختم کرنے کے لئے توبہ کرنا ہوگی۔ ملخصا"** (27 واجباتِ حج اور تفصیلی احکام، صفحہ 49۔50، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Aqs-2788

تاریخ اجراء: 09 ذوالحجۃ الحرام 1446ھ/06 جون 2025ء